دینی تعلیم کی روشنی میں تقوٰی کے حصول اور اس کی خوبصورت تشریح کا بیان

تقوٰی ہر ایک بات میں انسان کیلئے سلامتی کا تعویذ اور حصن حصین ہے

دعاؤں میں لگ جائیں اور اس دنیا کو پیار، محبت اور سلامتی کا گہوارہ بنا دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جون 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 جون 2007ء کو بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے خدا تعالیٰ کا تقوٰی اختیار کرنے اور قرآنی تعلیم کی روشنی میں تقوٰی کی خوبصورت تشریح بیان فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ ہر قسم کے احکامات کی ادائیگی کیلئے جس اہم ترین نکتے کی طرف ہمیں توجہ دلائی وہ تقوٰی ہے جس کا ایک انسان کو اگر فہم و ادراک حاصل ہو جائے تو وہ اس کی صفات پر کار بند اور اس کا پرتو بن سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں تمام احکام کی نسبت تقوٰی اور پرہیزگاری کیلئے بڑی تاکید ہے تقوٰی ہر ایک بدی سے بچنے کیلئے قوت بخشتی اور ہر نیکی کی طرف دوڑنے کیلئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقوٰی ہر ایک بات میں انسان کیلئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر قسم کے فتنے سے محفوظ رہنے کیلئے حصن حصین ہے پس یہ تقوٰی ہی ہے جو دین کی بنیاد ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں اگر کوئی اعلیٰ ہے تو تقوٰی کی بناء پر اور تقوٰی کا معیار کس کا اعلیٰ ہے۔ یہ صرف خدا کو پتہ ہے۔ دین کہتا ہے کہ تمام انسان ایک خاندان ہیں اور جب ایک خاندان بن کر رہیں گے تو ایک دوسرے کی سلامتی کا بھی خیال رکھیں گے۔ پس ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھو گے تو سلامتی میں رہو گے۔ آنحضرتؐ نے اپنی زندگی میں اس پر عمل کر کے دکھایا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرتؐ نے فرمایا تم سب آدم کی اولاد ہو اس لئے کسی عربی کو کسی عجمی پر اور اسی طرح کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فوقیت نہیں۔ اسی طرح رنگ، نسل بھی تمہاری بڑائی کا ذریعہ نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم دوسرے کے بتوں کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس قدر طریق ادب اور اخلاق کا سبق سکھایا ہے کہ فرماتا ہے کہ تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی مت دو۔ حالانکہ خدا کی تعلیم کی رو سے بت کچھ چیز نہیں ہے مگر پھر بھی خدا تعالیٰ مومنوں کو یہ اخلاق سکھاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو اور صرف نرمی سے سمجھاؤ۔ تو یہ ہے معاشرے میں امن و سلامتی قائم رکھنے کیلئے خدا تعالیٰ کا حکم۔ پس آج ایک مومن کا کام ہے کہ اس خوبصورت تعلیم کا پرچار کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین حق کو پہلے سے بڑھ کر اپنے اوپر لاگو کریں تا کہ دنیا کے منہ خود بخود بند ہو جائیں۔ آنحضرتؐ پر درود بھیجیں، آپؐ کے اسوہ کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ آج اگر دُنیا میں دین کی خوبصورت تعلیم دکھا سکتے ہیں تو وہ احمدی ہی دکھا سکتے ہیں پس آج احمدی کا فرض ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اس بارے میں کوشش کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ دنیا میں سلامتی کا دارومدار انصاف پر ہے اور فرماتا ہے کہ انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ۔ انصاف کرو یہ تقوٰی کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دشمن قوم کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ جو قومیں ستاویں اور دکھ دیویں جیسا کہ مکہ والے کافروں نے کیا تھا۔ ایسے لوگوں کے ساتھ انصاف سے برتاؤ کرنا کس قدر مشکل ہوتا ہے مگر قرآنی تعلیم نے ایسے جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی ضائع نہیں کیا۔ کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے انصاف کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے۔ یہی ہے دین کی سچی تعلیم جب سچی محبت ہوگی' انصاف کے تقاضے پورے ہوں گے تو سلامتی کا پیغام بھی پہنچے گا۔

حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ اللہ کرے وہ دن جلد آئیں جب دنیا میں دین کی حقیقی تصویر دکھانے والی حکومتیں قائم ہوں جو تقوٰی پر قدم مارنے والی ہوں۔ اس بات کے حصول کیلئے آج احمدی کا کام ہے کہ دعاؤں میں لگ جائے اور اس دنیا کو پیار' محبت اور سلامتی کا گہوارہ بنا دے۔